غایتِ کمال بروجہ کمال ہیں، جس طرح کسی صفت کمال کا سلب اُس سے ممکن

اِنَّ الَّذِین نقص کا ثبوت بھی امکان نہیں رکھتا، اور صفت کا بروجہ کمال ہونا یہ معنی کہ

محاطۂ دائرہ سے خارج نہ ہو

الحمدُ لله

سچے خدا کو جھوٹ کا عیب لگانیوالے تمام وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین سب سے علیحدہ اگرچہ وہ اصلا

خبیثہ امکانِ کذب ووقوعِ دروغ خدا کا بے مثال ردّ وابطال اُن کے شبہات واہیہ

باطلہ واوہام عاطلہ کا دفع وازہاق بروجہ کمال اُن پر اُن کی حماقتوں وقباحتوں کو اظہار

خباثتوں نجاستوں کو واضح وآشکار کرنیوالے چھ رسالے

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

سُبحٰن السُّبّوح

عن

عیب کذب مقبوح

۱۳۰۷

مزقِ تلبیس ادعائے تقدیس والنیبۃ الجباریہ علی جہالۃ الاخباریہ دپیکانِ جانگداز

برمکذبان بے نیاز ودامانِ باغ سبحٰن السبوح والقمع المبین لآمال المکذبین

ازافادات وافاضات

حضور پرنور اعلیٰحضرت مجدد دین وملت قدس سرہ العزیز وتالیفات تلامذہ حضور رحمۃ اللہ علیہ

دار الاشاعت جامعہ گنج بخش دربار داتا صاحب لاہور

قیمت ڈھائی روپے

Marfat.com

اذا کان الغراب دلیل قوم ٭ سیھدیھم طریق الھالکینا

للہ اپنی حالت پر رحم کرو، قبل اس کے کہ پھر معذرت ربنا ھٰؤلاء الذین اضلونا السبیلا۔ کام نہ آئے، اور لا تختصموا لدی کی غضب جھنجھلاہٹ اذ تبرأ الذی اتبعوا کا رنگ دکھائے ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ۰ فقیر اس تمہید حمید و تمہید رشید کو اپنا شفیع بنا کر مجال مقال میں قدم دھرتا، اور ٹھنڈے ٹھنڈے نازک طبعوں، گراں سمعوں، چیں بجبینوں، ناتواں بینوں سے کچھ عرض کرتا ہے ؎

کہتے تو ان سے کہتا ہوں احوال دل مگر ٭ ڈر ہے کہ شانِ ناز پر شکوہ گراں نہ ہو

ایّھا القوم! ان حضرت امام اول وہابیت ہندیہ معلم ثانی طوائف نجدیہ کو اپنی اوپچ کا مزہ مقدم تھا، بے باک روی میں اپنے کا عالم تھا، زبان کے آگے بارہ ہل چلتے جب اُبلتے بہہ کیا کسی کے سنبھالے سنبھلتے، جدھر جانکلے، مسجد ہو یا دیر، لگی رکھنے سے پورا بیر ؎

گہ بت شکنی گاہ بمسجد زنی آتش ٭ از مذہب تو گبر و مسلماں گلہ دارد

اسی لئے حضرت کی ایک کتاب میں جو کفر ہے، دوسری میں ایمان، آج جو ولی ہے کل پکا شیطان ایک آنکھ سے راضی، دوسری سے خفا، ایک پر میں زہر، دوسرے میں شفا، دور کیوں جائیے ایک ہاتھ پر صراط، ایک پر تقویت رکھ لیجئے، ایک دوسری کا رد کردے تو سہی، اب ایک بڑی مصلحت سے جس کے لئے حضرت نے اپنی تصانیف میں بڑے بڑے پانی باندھے اور پیش خویش آہستہ آہستہ سب سامان کر لئے، جسے فقیر نے اپنے مجموعہ مبارکہ **البارقۃ الشارقۃ علٰی مارقۃ المشارقۃ** مجلد سوم[عہ] فتاوائے فقیر مسمّٰی بہ **العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویّہ** میں مفصل و مدلل بیان کیا، یہ سوجھی کہ وہ مطلب نہ نکلے گا جب تک اللہ تعالٰی کا وجوب صدق باطل نہ ہو۔ لہٰذا رسالہ یکروزی میں امکان کذب کے قائل ہوئے، اور اس بیہودہ دعوے کے ثبوت کو بہزار جان کنی دو ہذیان بیّن البطلان ظاہر کئے:۔

ہذیان اوّل امام وہابیہ

عہ اب بحمد اللہ تعالٰی وہ بارھویں جلد ہے ۱۲ رضی اللہ عنہ

Marfat.com